اصحاب رسول ﷺ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اصحاب رسول ﷺ زمانہ خیر کے بہترین لوگ ہیں، انہیں حالت ایمان میں دیدار رسول کا شرف حاصل ہوا اور اسی حال میں اللہ سے جا ملے۔ اخلاص، صدق اور دیانت کے پیکر، اسلام کو محبوب رکھنے والے، ہر خوبی و بھلائی ان کی فطرت ثانیہ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے چلتے پھرتے نمونے، پاسبانِ دین حنیف، غنچہ ہائے اسلام، جنہیں محمد عربی ﷺ نے خونِ جگر سے سینچا، نزولِ شریعت کے گواہ اور دین کے راوی۔

ان جیسا عظیم چشم فلک نے نہیں دیکھا، اپنے محسن و مربی کی تعلیمات کے رکھوالے ہیں، ان کی شہادت کو دربار الٰہی میں قبولیت کی سند حاصل ہے، آپس میں رحم دل اللہ کے دشمنوں کے لئے فولاد سے بھی سخت، فی سبیل اللہ مجاہدین، مہاجرین وانصار، عبادت گزار، انفاق فی سبیل اللہ میں اپنی مثال آپ اور قرآن میں مذکور مومنانہ صفات کے اولین مصداق ہیں۔

قرآن وسنت کی واضح نصوص سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ ارفع واعلیٰ درجات پر فائز ہیں۔ درست کہ بعض کو بعض پر فضیلت ہے، لیکن تمام صحابہ قابل احترام، ہدایت یافتہ اور فوز وفلاح کے مالک ہیں، ایمان وبصیرت میں درجہ کمال پر فائز ہیں، ان کے بعد آنے والے نیکی، تقویٰ اور علم کے ہمالیہ پر پہنچ جائیں، ایک ادنی صحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ صحابہ کی بشری لغزشوں یا اجتہادی غلطیوں کو بنیاد بنا کر ان کے بارے میں سوئے ظن کا شکار ہونا اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

ایک عام مسلمان اگر گناہ کبیرہ سے تائب ہو جائے، تو اس کے سابقہ گناہوں کو قصہ محفل بنا کر اس کی تنقیص کرنا یا اس وجہ سے دل کشیدہ رکھنا بھی شرعا جرم ہے، تو ایک ماجور اجتہادی غلطی کی بنا پر کسی صحابی پہ طعن کتنی بڑی بدبختی ہوگی؟